تاریخِ خواجۂ خواجگان

پروفیسر شمسی طہرانی

Marfat.com

تاریخِ خواجۂ خواجگان

مصنف

پروفیسر حافظ سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی

Marfat.com

مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ۔ اُردو بازار، لاہور

همارى كتابيں معيارى كتابيں
خوبصورت اور کم قیمت کتابیں

ناشر: مشتاق احمد

اہتمام: سلمان منیر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب — تاریخِ خواجہء خواجگان
مصنف — پروفیسر حافظ سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی
مطبع — آر۔آر۔ پرنٹرز، لاہور
ڈیزائن — عاطف بٹ
سن اشاعت — 2012ء
قیمت — [redacted] روپے

شائکسٹ
عبداللہ اکیڈمی
الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور

کتاب ہذا میں اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما کر شکریہ ادا کرنے کا موقع فراہم کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کی جاسکے۔ شکریہ

Marfat.com

پاس رکھواور ہوشیار رہو کہ اس صورت وشکل کا درویش جب ملے فوراً قید کرلو اور ہمارے پاس بھیج دو اور اگر قید کر کے بھیجنا مشکل نظر آئے تو کسی نہ کسی حیلے اور بہانے سے اسے مار ڈالو اور ہم کو اطلاع دو۔ جو شخص ان دو باتوں میں سے ایک بات پوری کردے گا اس کو خزانہ حکومت سے انعام دیا جائے گا۔

(مونس الارواح فارسی، مصنفہ جہاں آرا بیگم، ص: ۳۰ تا ۳۱، تدوین پروین کاظمی بنت سید نظام الدین احمد کاظمی، مطبوعہ کمال پرنٹنگ پریس، دہلی)

حضرت مولانا معنی اجمیری نے اس واقعہ میں اضافہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"میرے نانا مولانا سید زین العابدین نے اپنی کتاب تذکرۃ المعین میں اپنے کانوں سے سنی ہوئی اس روایت کو لکھا ہے کہ راجپوتانہ کے علاقہ کی ایک چھوٹی سی ریاست شاہ پور کے راجہ صاحب کے خزانے میں یہ تصویریں ابھی تک موجود ہیں۔

(ہمارے خواجہ، ص: ۱۵)

جہاں آرا بیگم نے مزید لکھا ہے کہ سمانہ نام کے ایک قصبہ میں حضرت خواجہ بزرگؒ نے جب قیام کیا تو راجہ کے مخبروں نے تاڑ لیا مگر آپ کے نورانی چہرہ سے وہ جلال برس رہا تھا کہ کسی کو آپ سے بات کرنے کی مجال نہ ہوئی۔ راجہ کے مخبروں اور جاسوسوں نے آپ کو دھوکے سے مار ڈالنے کی یہ ترکیب نکالی کہ آپ کی خدمت میں پہنچ کر میٹھی میٹھی باتیں بنانے لگے اور آپ کے لئے ایک جائے قیام کی پیش کش کی۔ خواجہ بزرگ نے اسی وقت مراقبہ کیا اور حضرتِ پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ و السلام کو مراقبہ میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں۔ "اے معین الدین! اس گروہ کی باتوں میں نہ آنا، یہ گروہ تجھے نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔" آپ نے اس غدار جماعت کی منت وسماجت کو ٹھکرا دیا اور اپنے ہمراہیوں کو اپنے مراقبے کے اشارے سے باخبر کیا اور وہاں سے اجمیر کی طرف روانہ ہو گئے۔ (مونس الارواح فارسی، ص: ۳۰ تا ۳۱)

چونکہ حضرت خواجہ اتباع رسول پاک میں کامل ہو کر مقام محبوبیت پر فائز تھے اس لئے "واللہ یعصمک من الناس" کے وعدۂ قرآنی کا پرتو آپ پر بھی پڑا

اور آپ ان کے شر سے محفوظ ہو گئے۔ حضرت مولانا معنی اجمیری نے حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء کی شہادت پر کہ "خواجہ غریب نوازؒ اس وقت اجمیر پہنچے جب پرتھوی راج وہاں راج کر رہا تھا۔ چنانچہ شہاب الدین غوری کو جو فتح نصیب ہوئی وہ خواجہ غریب نواز کی دعا کا نتیجہ تھا۔"

(تاریخِ مشائخ چشت، ص: ۱۹۰ بحوالہ سیر الاولیاء فارسی، ص: ۴۷)

اجمیر یا آجا میر

مولانا معنی لکھتے ہیں۔ "اس وقت اجمیر ان پہاڑوں میں آباد تھا جہاں تارا گڑھ کا قلعہ اب بھی موجود ہے اور اس پرانے اجمیر کی شہر پناہ بھی ابھی تک قائم ہے۔ یہ دوسری صدی عیسوی میں آجا نام کے ایک راجہ نے بسایا تھا جو اَجے پال کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس شہر کا اصلی نام آجا میر تھا۔ آجا سنسکرت میں سورج کو کہتے ہیں اور میر پہاڑ کو مگر یہاں آجا سے راجا مراد ہے یعنی آجا کا پہاڑ۔ (ہمارے خواجہ، ص: ۱۸) صاحبِ سیر الاقطاب نے راجہ کا نام اجیا لکھا ہے اور میر کے معنی پہاڑ بتائے ہیں۔

(سیر الاقطاب، اردو ترجمہ، ص: ۱۴۹)

خواجۂ بزرگ کو تمام خطرات کے باوجود کوئی خوف و غم لاحق نہ تھا۔ آپ ولایت کے اس بلند مقام پر فائز تھے جس کے لئے قرآن حکیم کا پیغام ہے۔ "الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون" (سورۂ یونس، پارہ: ۱۱، آیت: ۶۲) آپ کو پرتھوی راج کی طاغوتی طاقتوں کے مقابلے میں اپنی فتح مبین کا کامل یقین تھا۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا اعلان ہے "و قل جآء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا" (سورۂ اسراء، پارہ: ۱۵، آیت: ۸۱)

خواجہ بزرگؒ کا درخت کے نیچے قیام و آرام

جب خواجہ صاحبؒ شہر کے قریب اس جنگل میں پہنچ گئے جہاں اِس وقت اجمیر

Marfat.com

اور آپ ان کے شر سے محفوظ ہو گئے۔ حضرت مولانا معنی اجمیری نے حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء کی شہادت پر کہ" خواجہ غریب نوازؒ اس وقت اجمیر پہنچے جب پرتھوی راج وہاں راج کر رہا تھا۔ چنانچہ شہاب الدین غوری کو جو فتح نصیب ہوئی وہ خواجہ غریب نواز کی دعا کا نتیجہ تھا۔"

(تاریخِ مشائخ چشت، ص: ۱۹۰ بحوالہ سیر الاولیاء فارسی، ص: ۴۷)

اجمیر یا آجامیر

مولانا معنی لکھتے ہیں۔" اس وقت اجمیر ان پہاڑوں میں آباد تھا جہاں تاراگڑھ کا قلعہ اب بھی موجود ہے اور اس پرانے اجمیر کی شہر پناہ بھی ابھی تک قائم ہے۔ یہ دوسری صدی عیسوی میں آجا نام کے ایک راجہ نے بسایا تھا جو اَجے پال کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس شہر کا اصلی نام آجا میر تھا۔ آجا سنسکرت میں سورج کو کہتے ہیں اور میر پہاڑ کو مگر یہاں آجا سے راجا مراد ہے یعنی آجا کا پہاڑ۔ (ہمارے خواجہ، ص: ۱۸) صاحبِ سیر الاقطاب نے راجہ کا نام اجیا لکھا ہے اور میر کے معنی پہاڑ بتائے ہیں۔

(سیر الاقطاب، اردو ترجمہ، ص: ۱۴۹)

خواجۂ بزرگ کو تمام خطرات کے باوجود کوئی خوف و غم لاحق نہ تھا۔ آپ ولایت کے اس بلند مقام پر فائز تھے جس کے لئے قرآن حکیم کا پیغام ہے۔" الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون " (سورۂ یونس، پارہ: ۱۱، آیت: ۶۲)
آپ کو پرتھوی راج کی طاغوتی طاقتوں کے مقابلے میں اپنی فتح مبین کا کامل یقین تھا۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا اعلان ہے " و قل جآء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا" (سورۂ اسراء، پارہ: ۱۵، آیت: ۸۱)

خواجہ بزرگؒ کا درخت کے نیچے قیام و آرام

جب خواجہ صاحبؒ شہر کے قریب اس جنگل میں پہنچ گئے جہاں اس وقت اجمیر

Marfat.com